75636 ـ قریبی رشتہ دار کے خاوند کو بیکری میں نظام صحت کی مخالفت کرنے پر جرمانہ کرنے کا حکم

سوال

میں ہر قسم کی اقتصادی مخالفات کی روک تھام کے ادارہ میں کام کرتی ہوں ایک بار ایسا ہوا کہ میں نے ایک بیکری سے روٹی خریدی تو اس میں سے چوہے کی مینگنیاں نکلیں، میں نے قسم اٹھائی کہ اس بیکری کے مالک کا پیچھا کرونگی کیونکہ اس نے صفائی کا خیال نہیں رکھا اور اس میں کوتاہی سے کام لیا ہے، جیسا کہ مجھے یہ بھی علم تھا کہ چوہے گندگی نجس ہے.
جب تحقیق کی تو علم ہوا کہ یہ بیکری ایک ایسے شخص کی ملکیت ہے جو میرے رشتہ داروں سے مربوط ہے، اس مناسبت سے میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا یہ صلہ رحمی شمار ہوتی ہے یا نہیں، اس لیے کہ اس شخص کی بیوی چچا کی بیٹی یعنی میرے دادا کی پوتی ہے ؟
یہ دیکھتے ہوئے کہ روٹی میں گندگی کا پایا جانا پہلی بار نہیں ہے، میں نے اس کے لیے ضروری کاروائی کی اور اس بیکری کا معائنہ کرتے وقت کئی قسم کی مخالفت کرتے ہوئے پایا گیا، اور طبعی طور پر میرے خاندان کی جانب سے حتی کہ میرے گھر کے بعض افراد نے بھی اس کا الزام مجھ پر لگانا شروع کر دیا کہ اس کا باعث میں ہوں.
میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آیا میں اللہ تعالی کے ہاں گنہگار ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جن افراد کے ساتھ اللہ تعالی نے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے وہ ماں اور باپ کی جانب سے رشتہ دار اور عزیز و اقارب ہیں، جن میں چچے اور ان کی اولاد بھی شامل ہوتی ہے، تو اس طرح آپ کے چچا کی بیٹی آپ کے اقربا اور رشتہ داروں میں شامل ہوتی ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ارحام وہ اقربا اور رشتہ دار افراد ہیں جو آپ کی ماں اور باپ کی طرف سے ہوں، اور سورۃ الانفال اور احزاب کی درج ذیل آیت میں بھی یہی مراد ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں کے اور مہاجروں کے آپس میں دیادہ حقدار ہیں .

اور ان میں زیادہ قریبی باپ دادا اور ان کی اولاد، اور ماں نانی اور ان کی اولاد ہیں، چاہے جتنی بھی نسل نیچی ہو، پھر سب سے قریبی بھائی اور ان کی اولاد، اور چچے اور ان کی اولاد، اور پھوپھیاں اور ان کی اولاد، اور ماموں اور ان کی اولاد ہیں.

صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایك سائل نے دریافت کیا کہ:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے صلہ رحمی کا سب سے زیادہ حقدار کون شخص ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیری والدہ.

اس شخص نے عرض کیا: پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیری والدہ "

اس شخص نے عرض کیا: پھر کون ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرا والد ، پھر سب سے زیادہ قریبی "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے، اور اس سلسلہ میں احادیث بہت ساری ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 195).

دوم:

اللہ سبحانہ وتعالی نے امانت کی ادائیگی مسلمانوں پر واجب کی ہے اور گواہی کو بھی انصاف کے ساتھ ادا کرنا لازم کیا ہے چاہے وہ گواہی اپنے ہی خلاف ہو یا پھر اپنے رشتہ داروں کے خلاف.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم اللہ کے لیے عدل و انصاف کے ساتھ سچی گواہی دینے والے بن جاؤ چاہے وہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہی ہو، یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہو، اگر وہ مالدار ہو یا فقیر تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالی کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش کے پیچھے پڑ کر انصاف کو نہ چھوڑ دینا، اور اگر تم کج بیانی یا پہلو تہی کی تو یہ جان لو کہ جو تم کر رہے ہو اللہ تعالی اس سے خبردار ہے النساء (135).

آپ کی قریبی رشتہ دار خاتون کے خاوند نے روٹی کو صفائی سے تیار کرنے میں کوتاہی کر کے غلط کام کیا ہے، اس لیے اس کی بیوی کا آپ کی رشتہ دار خاتون ہونا آپ کی ڈیوٹی کو عدل و انصاف کے ساتھ ادا کرنے میں حائل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ امانت ہے، اور لوگوں پر بھی شفقت اور رحم ہے، اور اس شخص کے لیے بھی آپ کی مہربانی اور رحم ہے تا کہ اس کی جانب سے لوگوں پر زیادتی اور ظلم نہ ہو، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے ظلم سے روک کر ظالم کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم.

تو ایك شخص نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ مظلوم ہے تو میں اس کی مدد و نصرت کرونگا، آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ ظالم ہے تو پھر میں اس کی مدد و نصرت کس طرح کروں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اسے ظلم سے روکو تو یہ تمہاری اس سے مدد و نصرت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6552).

اس بیکری کے مالك نے جو عمل کیا ہے وہ ایك غلط اور برا کام تھا جس شخص میں بھی طاقت ہے اس کے لیے اسے روکنا لازم ہے، اور اس لیے کہ آپ اس مقام پر ہیں کہ آپ اسے ہاتھ سے اس کام سے روك سکتی ہیں لہذا ایسا کرنا آپ کے لیے واجب اور ضروری ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے جو شخص بھی کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکنا چاہیے، اور اگر اس میں طاقت نہ ہو تو پھر وہ اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر وہ اپنے دل سے ہی منع کرے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آپ یہ جان لیں کہ یہ باب میری مراد یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کرنے کا کام عرصہ دراز سے اکثر لوگوں نے ترك کر رکھا ہے اور اس دور میں بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو اس پر توجہ دیتے ہیں، یہ بہت ہی عظیم راستہ اور کام ہے، اسی سے ہی حکم اور حکم دینے والے سیدھے رہتے ہیں.

اور جب برائی اور گندگی زیادہ ہو جائے تو پھر ہر نیك و بد اس کی سزا میں آ جاتا ہے، اور اگر ظالم کا ہاتھ نہ پکڑا جائے تو خدشہ ہے کہ اللہ تعالی ان سب پر اپنا عذاب نازل نہ کر دے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اس بجا نہیں لاتے کہ کہیں انہیں کوئی فتنہ یا آزمائش سے دوچار نہ کر دیا جائے یا پھر انہیں دردناك قسم کا عذاب نہ پہنچ جائے .

اس آخرت کے متلاشی شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا و خوشنودی کرنے کے لیے اس کام کو سرانجام دے اور اس کا خیال رکھے، کیونکہ اس کا نفع اور فائدہ بہت عظیم ہے، خاص کر جب اس کا زیادہ حصہ ختم کیا جا چکا ہے، اور اس میں نیت خالص کی جائے، اور اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے برائی سے روکنے والے کو ہیچ نہ سمجھے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اللہ تعالی اس کی مدد کرتا ہے .

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کے دین کو مظبوطی سے تھام لے تو بلا شبہ اسے صراط مستقیم دکھا دی گئی .

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

جن لوگوں نے ہمارے دین کی راہ میں جدوجھد کی تو ہم انہیں اپنے راہیں دکھا دیتے ہیں .

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

كيا لوگوں نے يہ گمان كر ليا ہے كہ وہ يہ كہيں كہ ہم ايمان لے آئيں ہيں تو انہيں چھوڑ ديا جائيگا، اور انہيں كوئى آزمائش نہيں آئيگى، يقينا ہم نے ان سے پہلے لوگوں كو بھى آزمايا تھا، تا كہ اللہ تعالى ان لوگوں كو جان لے جو سچے ہيں، اور ان كو بھى جان لے جو جھوٹے ہيں .

اور آپ كے علم ميں رہے كہ اجروثواب تو اسى حساب سے حاصل ہوتا ہے جس قدر تكليف اور آزمائش ہو، اور اسے دوستى و محبت اور مداہنت و ستى اور اس كے ہاں مقام و مرتبہ كے حصول كے ليے اسے ترك نہيں كيا جاتا، كيونكہ اس سے دوستى و محبت حرمت اور حق واجب كرتى ہے، اور اس كے حق ميں يہ شامل ہے كہ اسے نصيحت كرے، اور اسے اس كى آخرت كى مصلحت اور اچھائى كى راہنمائى كرے، اور اس كے نقصانات سے بچائے.

اور انسان كا دوست اور محب وہ ہے جو اس كى آخرت بنانے اور سنوارنے كى كوشش كرے، چاہے ايسا كرنے ميں اس كى دنيا كا نقصان ہى كيوں نہ ہوتا ہو.

اور اس كا دشمن وہ ہے جو اس كى آخرت كو خراب كرنے يا اس ميں نقص پيدا كرنے كى كوشش كرتا ہو، چاہے اس كے سبب سے اسے دنيا كا كسى صورت نفع و فائدہ ہى حاصل ہو جائے " انتہى.

ديكھيں: شرح مسلم (2 / 24).

امام نووى رحمہ اللہ كى مندرجہ بالا كلام بہت سے نفيس اور عمدہ ہے جس ميں وہ سب كچھ جمع كر ديا گيا ہے جو ہم كہنا چاہتے اور جس كى ہم وضاحت كرنا چاہتے تھے.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كى قريبى رشتہ دار خاتون كے خاوند كو ہدايت نصيب فرمائے، اور اس كى حالت درست فرمائے، اور آپ ان لوگوں كى طرف توجہ مت ديں جو يہ كہتے پھرتے ہيں كہ آپ نے اسے جرمانہ كر كے غلط كام اور اس كى مخالفت كى ہے، بلكہ يہ عدل و انصاف كا حكم اور فيصلہ ہے، اور اس كے ساتھ رحمدلى ہے، اس شخص كے برخلاف جو آپ كے اس فعل كى مخالفت كر كے اس كے ليے آخرت كا گناہ و سزا چاہتا ہے.

واللہ اعلم .